



تم عمل وای اختیار کرو جس کی تم میں طاقت و کیوں کہ اللہ تعالیٰ (ثواب دینا سے) نہیں تھکتا یہاں تک کہ تم خود ہی اکتا جاؤ

نبی کی زوجہ محترمہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حواء بنت ثویب بن حبيب بن اسد بن عبدالعزیز ان کے پاس ایسے وقت میں گزریں جب رسول اللہ ان کے پاس تھے، میں نے کہا کہ یہ حواء بنت ثویب ہیں اور لوگوں کا خیال ہے کہ یہ رات بھر نہیں سوتیں، رسول اللہ نے فرمایا: رات بھر نہیں سوتیں! تم عمل وای اختیار کرو جس کی تم میں طاقت و کیوں کہ اللہ تعالیٰ (ثواب دینا سے) نہیں تھکتا یہاں تک کہ تم خود ہی اکتا جاؤ

[صحیح] [متفق علیہ]

ایک دفعہ حواء بنت ثویب رضی اللہ عنہا عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس سے گزریں تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم کو بتایا کہ: یہ حواء بنت ثویب رضی اللہ عنہا ہیں اور یہ ساری رات نماز پڑھتی رہتی ہیں سوتی ہیں تو رسول اللہ نے ان کے پوری پوری رات کے قیام کو ناپسند کیا اور فرمایا: ”صرف اتنا ہی عمل کرو جتنی طاقت رکھتے ہو“ نبی کریم نے اس عورت کو اتنے کثیر عمل سے روکا کہ جو مشقت کا باعث ہو اور مستقبل میں جس کے کرنے سے عاجز آ جائے اور اس پر مداومت نہ کرسکے پھر نبی کریم نے یہ حکم دیا کہ میں اتنا ہی عمل کرنا چاہیے جتنی طاقت ہو ”اللہ کی قسم! اللہ (دینا سے) نہیں تھکتا یہاں تک کہ تم ہی اکتا جاؤ“ یعنی اللہ عزوجل تمہارے عمل کے مطابق تمہیں ثواب عطا کر دے گا جب تک اس عمل پر ہمیشگی رہے گی اور جب بندہ کسی عمل سے اکتا جائے، تھک جائے، اس کو منقطع کر دے اور ترک کر دے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے ثواب کے سلسلے کو منقطع کر دیتا ہے کیوں کہ بندہ کو اس کے عمل کے مطابق جزا ملتی ہے اور اگر بغیر عذر، مرض اور سفر کے کسی عمل کو چھوڑ دیا جائے تو اس کا ثواب بھی ختم کر دیا جاتا ہے اور یہی اکتا ہٹ کا راجح معنی ہے جو اس حدیث کے ظاہر سے سمجھ آ رہا ہے جس سے اللہ متصف ہے اور اللہ تعالیٰ کی اکتا ہٹ ہماری اکتا ہٹ کی طرح نہیں ہے، کیوں کہ ہماری اکتا ہٹ تھکاوٹ اور سستی ہے جب کہ اللہ تعالیٰ کی اکتا ہٹ ایک ایسی صفت ہے جس سے اللہ عزوجل مختص ہے اور اس کے شایان شان ہے اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو تھکاوٹ اور سستی نہیں لاحق ہوتی

<https://sunnah.global/hadeeth/ur/show/10411>